احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 25 مارچ 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L. 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 25 مارچ 2004ء 3 صفر 1425 ہجری - 25 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 65

بچپن میں تحصیل علم

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچپن میں علم سیکھنے والے کی مثال پتھر پر نقش کی طرح ہے

اور بڑھاپے میں علم سیکھنے والے کی مثال پانی پر لکھنے کی مانند ہے

(مجمع الزوائد باب حث الشباب علی طلب العلم جلد 1 صفحہ 125)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا (2)

احمدیہ سکول اور ہسپتال کا معائنہ ۔ جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کا افتتاح

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

دوسرا روز 14 مارچ 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر پندرہ منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔

حضور انور اکرا مشن ہاؤس سے آٹھ بجکر 35 منٹ پر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گوموا پوٹسن (Gomoa Potsin) کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑیاں قافلے کو escort کر رہی تھیں۔ پولیس کے موٹر سائیکل سوار آگے جاکر قافلہ کے لئے راستہ صاف کرتے۔ مختلف اطراف سے آنے والی گاڑیوں کو روک دیا جاتا تا کہ قافلہ بسہولت گزر سکے۔

ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گوموا پوٹسن (Gomoa Potsin) کا آغاز ستمبر 1972ء کو ہوا۔ مکرم شریف احمد صاحب اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ سکول کا آغاز 13 طلباء سے ہوا تھا۔ آج اللہ کے فضل سے سکول کے طلباء کی تعداد 996 ہے۔ 72ء میں چار اساتذہ تھے۔ اب اساتذہ کی تعداد 53 ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 9:30 بجے جب سکول پہنچے تو طلباء سڑک کے کنارے ہاتھوں میں رنگارنگ جھنڈیاں لئے اپنے آقا کے استقبال کے منتظر تھے۔ وہ جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ اور اپنے روایتی انداز میں نعرے لگا رہے تھے۔ یہ قابل دید منظر تھا۔

سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr.Mohammad Kwcsi Ackonu نے حضور انور کے گلے میں سکارف پہنایا جس پر "Potsin Amass" کے الفاظ درج تھے (غانا میں Amass کا لفظ احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے لئے بولا جاتا ہے۔)

سکول کے نیوی کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ جن کی تعداد 60 تھی گارڈ آف آنر پیش کیا اور حضور انور کو سلامی دی۔ اس کے بعد حضور انور نے سٹاف اور بورڈ آف گورنرز کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور نے یہاں ایک نمائش بھی ملاحظہ فرمائی جس میں سابق ہیڈ ماسٹر صاحبان اور سکول کی مختلف تقریبات کی تصاویر تھیں۔ یہاں سائنسی تجربات کو پیش کیا گیا تھا۔ Sewing a Textile Tie & Dye Department کی طرف سے کے تحت تیار کئے گئے کپڑوں کے چند نمونے بھی نمائش میں رکھے گئے تھے

حضور انور نے سکول کا کمپیوٹر سنٹر بھی ملاحظہ فرمایا۔ اس میں 24 کمپیوٹر رکھے گئے تھے۔ حضور انور نے سنٹر کو مزید 5 کمپیوٹر اور ایئر کنڈیشنز مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور انور سکول میں اس جگہ پر تشریف لے گئے جہاں پلان کے مطابق بیت الذکر تعمیر کی جائے گی۔ حضور نے بیت الذکر کا نقشہ بھی ملاحظہ فرمایا نیز بیت الذکر کے سنگ بنیاد کے طور پر "تختی" کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور انور نے سکول کے لان میں تھورائے (Thurai) کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد سٹاف ممبران اور طلباء نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے سکول کی وزیٹرز بک پر ریمارکس میں درج فرمایا:

میں سکول کی ترقی سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سٹاف اور طلباء کو ترقی کی اس رفتار کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

سکول کے پروگراموں سے فارغ ہو کر 10 بجکر 10 منٹ پر منگوس (Mangoase) نامی قصبہ کے لئے روانگی ہوئی جہاں قریبی جماعتوں کے احمدی احباب کثیر تعداد میں حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جب حضور انور Mangoase پہنچے تو ان احباب نے اپنے والہانہ نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا اور ہر طرف اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ خوشی و مسرت کے جذبات ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہے تھے۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔

حضور انور نے یہاں حال ہی میں تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔

حضور انور نے اس قصبہ میں تعمیر شدہ وہ وسیع و عریض بیت الذکر بھی دیکھی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1988ء میں اپنے دورۂ غانا کے دوران فرمایا تھا۔

یہاں سے 10 بجکر 40 منٹ پر احمدیہ ہسپتال اگونہ سویڈرو (Agona Swedru) کے لئے روانگی ہوئی۔ اس ہسپتال کا آغاز 16 / اپریل 1971ء کو ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اس کے پہلے انچارج مقرر ہوئے تھے۔

ہسپتال سے باہر سڑکوں کے دونوں طرف کھڑے احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نے نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ ہسپتال کو جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ سبھی احباب مرد و زن اور بچے اپنی خاص لے (آواز) میں کلمہ کا ورد کر رہے تھے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔

حضور انور کی ہسپتال میں تشریف آوری پر عزیز فائز احمد نے حضور انور کی خدمت میں اور عزیزہ مصباح نوشہ نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

بے روزگار نوجوانوں کیلئے
سنہری موقع

ربوہ میں شادی بیاہ اور دیگر مواقع پر شعبہ کیٹرنگ (شادی یا فنکشن پر کھانے اور ریفریشمنٹ کے انتظامات) کیلئے ایسے محنتی خدام کی ضرورت ہے جو ٹریننگ حاصل کر کے اس شعبہ سے باقاعدہ منسلک ہونا چاہتے ہیں وہ خدام اپنی درخواستیں معہ تصدیق زعیم محلہ، صدر صاحب محلہ یا صدر جماعت درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

نگران دارالصناعۃ
ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ
فون نمبر: 04524-212349-212685
فیکس: 04524-213091

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت مکرم ڈاکٹر احسن ایم خان صاحب ایم ڈی (M.D) ماہر امراض چشم مورخہ 27 مارچ تا 4۔اپریل 2004ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ آئی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر اور مناسب ہدایات حاصل کر کے پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو ربوہ

سالانہ امتحانات کے بعد لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 3۔اپریل 2004ء بروز ہفتہ دوبارہ کھلے گا۔ کلاسز کا وقت 5:00 بجے سے 5:35 بعد نماز عصر ہوگا۔ والدین اپنے بچوں کو بروقت ادارہ میں بھجوائیں۔ نیز اساتذہ کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(انچارج لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو ربوہ)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا

24 واں سالانہ کنونشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قائم کردہ ایسوسی ایشن انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کے زیر اہتمام مورخہ 6، 7 مارچ 2004ء مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہال میں 24 واں سالانہ کنونشن کامیابی سے منعقد ہوا جس میں بیرون ملک اور پاکستان بھر کے چیپٹرز سے 172 ممبران نے شرکت کی۔ اس کنونشن کا پہلا حصہ طلبہ اور نوجوان انجینئرز کے لئے مورخہ 6 مارچ شام ساڑھے چھ بجے منعقد ہوا اس سیشن کے کنوینر انجینئر سلمان احمد صاحب تھے، پروگرام کے آغاز میں انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب نے نوجوان اور طلبہ انجینئرز کو ایسوسی ایشن کی طرف سے اپنی طرز کے پہلے کنونشن میں خوش آمدید کہا۔ آنے والے مہمانوں کیلئے کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کا انتظام کیا گیا تھا جو لاہور چیپٹرز کے ممبران نے خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

پہلے اجلاس کی صدارت انجینئر میر داؤد احمد صاحب نے کی۔ آپ IAAAE امریکہ چیپٹر کے صدر ہیں اور ریٹائرڈ سول انجینئر ورلڈ بینک ہیں۔ ایک پیشہ ور کامیاب کیریئر بنانے کے لئے کن امور کی ضرورت ہوتی ہے، اس موضوع پر بہت اہم معلومات فراہم کی گئیں۔ مکرم مسرور احمد صاحب نے لینکس Linux آپریٹنگ سسٹم اور سیکیورٹی کے موضوع پر سلائیڈز کی مدد سے لیکچر دیا جس میں انہوں نے لینکس سسٹم اس کی ہسٹری، لائسنسنگ، ڈیزائن پراسس مینجمنٹ، فائل سسٹم اور سیکیورٹی وغیرہ کے موضوعات پر سیر حاصل معلومات فراہم کیں۔ نمازوں اور چائے کے وقفے کے بعد پونے آٹھ بجے رات مکرم انجینئر ناحیل محمود صاحب لاہور نے ملازمت تلاش کرنے اور انجینئرز کے لئے انٹرویو کے طریقہ ہائے کار پر روشنی ڈالی اور نوجوانوں کے ہر سوال کا جواب سلائیڈز کی مدد سے بڑے خوبصورت انداز میں دیا۔ CNG آٹو موبائل کے بارے میں سٹوڈنٹ انجینئر رانا عابد صاحب لاہور نے معلومات فراہم کیں۔ گفتگو کے فورم میں مارکیٹ میں مختلف مواقع اور انہیں حاصل کرنے کے حوالے سے انجینئر نعیم شفیع صاحب، انجینئر ظہیر خان صاحب، انجینئر ناحیل محمود صاحب اور انجینئر اکرم صاحب پر مشتمل پینل نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور نوجوانوں کو کاروبار کی طرف راغب کرنے کے طریقے بتائے، اس سیشن میں نوجوان انجینئرز نے خاصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

IAAAE کے باقاعدہ کنونشن کا آغاز مورخہ 7 مارچ 2004ء کو صبح 9:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس سیشن کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کیا۔ مختلف مقررین نے لیکچرز اور ملٹی میڈیا سلائیڈز کی مدد سے پریذینٹیشنز پیش کیں۔ انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب نے بطور کنوینر تمام شرکاء اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بیت الذکر کمپلیکس اسلام آباد کے بارے میں انجینئر ظفر قریشی صاحب اسلام آباد نے بتایا۔ بے روزگاری کے حوالے سے IAAAE کی مساعی مکرم شفیق احمد خان صاحب آف کراچی نے بیان کیں۔ اموشنل انٹیلی جنس کے بارے میں انجینئر ناحیل محمود صاحب لاہور نے معلومات فراہم کیں۔ پیپر ٹیکنالوجی اور اس کی مختلف شکلوں کے بارے میں مکرم مبشر دہلوی صاحب ربوہ نے سیر حاصل گفتگو کی۔ چائے کے وقفہ کے بعد 11 بجے دن کے سیشن کی صدارت مکرم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب نے کی IVCC پراجیکٹ کے بارے میں ایک ویڈیو ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ نوجوان ممبرز کے ساتھ ان کے کیریئر کے حوالے سے گفتگو پر مشتمل اوپن ہاؤس بہت معلوماتی اور مفید رہا۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے اہم پراجیکٹ کے بارے میں آرکیٹیکٹ قاسم احمد صاحب لاہور نے تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یہ دلی خواہش تھی کہ ربوہ میں اعلیٰ سطح کا دل کا ہسپتال بنے، چنانچہ حضور کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضل عمر ہسپتال سے ملحق تعمیر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک لاکھ 20 ہزار مربع فٹ رقبہ پر مشتمل 6 منزلہ عمارت ہوگی۔ 2 منزلیں زیر زمین اور 4 اوپر ہوں گی۔ اس میں 74 بیڈز اور 15 پرائیویٹ کمروں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس ہسپتال میں کئی کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ اور متعدد دیگر ڈاکٹرز کی ضرورت ہوگی۔ ڈپلومہ انجینئر وسیم احمد طاہر صاحب نے بیوت الحمد منصوبہ کے تحت تعمیر ہونے والے کوارٹرز اور پارک کا تعارف کرایا۔ انہوں نے بتایا 2 ایکڑ پر مشتمل پارک کو بہت کم لاگت سے تیار کیا گیا ہے۔ اس پارک میں چیئر لفٹ سمیت 100 سے زائد بچوں کے کھیلنے کے لئے آئٹمز رکھے گئے ہیں۔ اس سیشن کے آخر پر انجینئر منیر احمد فرخ صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔ جس کے بعد جملہ مہمانوں کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور بیوت الحمد پارک کا وزٹ کرایا گیا اور بعض تفصیلات بتائی گئیں۔ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ بیوت الحمد پارک میں پیش کیا گیا۔

اس کنونشن کا آخری سیشن ساڑھے تین بجے سہ پہر کو اجتماعی دعا سے شروع ہوا جو اس سیشن کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پیٹرن ایسوسی ایشن نے کرائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بارے میں معلوماتی لیکچر مکرم منیر احمد فرخ صاحب نے پیش کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع IAAAE کے پہلے سرپرست تھے انہوں نے ایسوسی ایشن کے ایک شعبہ کمیونیکیشن (شعبہ ترجمانی) میں حضرت خلیفہ رابع کے کارہائے نمایاں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جن میں احمدی انجینئرز کے بارے میں حضور کی توقعات، 1978ء میں آڈیو کیسٹ کا نظام 1980 میں رواں ترجمے کے کام کا آغاز، عالمی بیعت کے موقع پر ترجمانی، شعبہ لاؤڈ سپیکر کو جدید بنانا، کلوز سرکٹ ٹی وی سسٹم جماعت کی مرکزی ویب سائیٹ اور ایم ٹی اے وغیرہ شامل ہیں، اس کے بعد انجینئر قریشی افتخار علی صاحب چیئرمین ایسوسی ایشن نے IAAAE کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن میں انجینئرز کی کل تعداد 938 ہے۔ جن میں 368 لائف ممبرز بھی ہیں انجینئر شیخ حارث احمد صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے نئے سال کا بجٹ پیش کیا جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا اس کے علاوہ انہوں نے پانچ سالوں کی آمد و خرچ کی بھی تفصیل ملٹی میڈیا سلائیڈز کے ذریعے پیش کی۔ مہمان خصوصی نے ایوارڈز تقسیم کئے امسال لاہور چیپٹر اول، ربوہ دوم اور اسلام آباد سوم رہا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں اس کنونشن کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے زمانہ میں بھی انجینئرز نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ہیں جن کی مثال منارۃ المسیح قادیان اور ٹی آئی کالج قادیان وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے انجینئرز سے کہا کہ بیوت الحمد کالونی کے تحت بننے والے 5 اور 7 مرلہ گھروں کیلئے ایسا نقشہ تیار کریں جو کم خرچ میں تیار ہو سکے، انہوں نے ہدایت کی کہ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ جن جماعتی پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں اس کی تکمیل کے بعد نقشہ جات اور دیگر جملہ تفاصیل ایک فائل میں محفوظ کر کے متعلقہ شعبہ کے سپرد کیا کریں تاکہ آنے والے وقت میں کوئی دقت نہ ہو۔ انہوں نے لنگر خانہ کے آٹومیٹک روٹی پکوائی کے پلانٹ کو ماڈرن طریقے پر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس کنونشن کا اختتام دعا سے ہوا جو مہمان خصوصی نے کرائی۔ اس کنونشن میں پاکستان کے مختلف شہروں سے آنے والے ممبران نے سات سٹالز بھی لگائے۔ اس موقع پر تمام حاضرین کو کی رنگ (Key Ring) تحفۃً پیش کیا گیا جس میں ہاتھ سے بنے ہوئے کاغذ پر IAAAE کا نشان پرنٹ کیا گیا تھا۔

(رپورٹ: ایف شمس)

عجز و نیاز کی دولت

"فاستبقوا الخیرات" کی ہو دھن لگی ہوئی
سبقت کی روح' جست کی طاقت نہ چھیننا
خواہش ہمیں نہ ہو کبھی نام و نمود کی
صبر و رضا میں جو گندھی فطرت نہ چھیننا
فوز عظیم اپنی ہے سب اس کی اوٹ میں
ہم سے کبھی بھی پردۂ نصرت نہ چھیننا
جاہ و حشم ہو جس پہ تصدق ہزار بار
عجز و نیاز و فقر کی دولت نہ چھیننا

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (22)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

حاضر اور غائب کا علم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 18 جون 1982ء میں حاضر اور غیب کے علم کی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ حاضر کا علم ہی دراصل غیب کے علم پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر کے علم پر منتج ہوتا ہے۔ حضور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیت 22 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ غیب کا علم بھی جانتا ہے اور حاضر کا بھی اور وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

ایک سرسری نظر سے جب ہم اس آیت کے مضمون کا جائزہ لیتے ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ غیب کا علم جاننا تو ایک بہت مشکل کام اور اعجوبہ کا کام ہے۔ لیکن حاضر کے علم کے متعلق خدا تعالیٰ نے کیوں دعویٰ فرمایا کہ میں حاضر کا علم بھی جانتا ہوں۔ جو سامنے ہے اس کو بھی جانتا ہوں اور جو غیب ہے اس کو بھی جانتا ہوں۔ یہ سرسری نظر کے جائزے سے سوال پیدا ہوتا ہے اور انسان جو غلط فہمی میں مبتلا ہے وہ سمجھتا ہے کہ حاضر کے علم میں تو میں بھی خدا کا شریک ہوں اپنے دائرہ کار میں، ہاں غیب کے متعلق اسے فوقیت ہے۔ وہ میں نہیں جانتا۔ حالانکہ جب مزید غور کریں اس آیت کے مضمون پر تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرسری نظر کا فیصلہ بالکل باطل اور جھوٹا اور بے حقیقت ہے۔ انسان نہ تو غیب کا علم جانتا ہے نہ حاضر کا۔ اور غیب اور حاضر کے علم ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حاضر کا کامل علم ہو اور غیب کا علم نہ ہو۔ اور غیب سے لاعلمی کے اقرار کے بعد حاضر کے علم کا دعویٰ کیا جائے۔

حاضر اور غیب دو قسم کے ہیں

(ویسے تو اندرونی تقسیمیں اس کی بہت ہیں لیکن) زمان و مکان کے لحاظ سے ہم دو قسموں پر اسے منقسم کر سکتے ہیں۔ ماضی کے ساتھ حال کو ایک نسبت ہے اور مستقبل کے ساتھ بھی حال کو ایک نسبت ہے۔ اگر حال کو ہم شہادہ کہیں تو ماضی اور مستقبل دونوں غیب میں چلے جائیں گے۔ سبب اور نتیجے کا فلسفہ جو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اگر حال کے متعلق کسی ذات کو تفصیلی علم ہو اور اسباب کی کنہ سے واقف ہو تو سارا ماضی اس پر روشن ہو سکتا ہے اور حال کی شہادت جو ہے وہی ماضی کے اسرار سے پردہ اٹھانے کیلئے کافی ہوگی۔ اور اگر کسی کو حال کا مکمل علم ہو تو وہ مستقبل کے متعلق تمام امور کو واضح بصیرت کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔

کمپیوٹر اور علم غیب

آج کل کی دنیا میں جب خدا تعالیٰ کی ذات پر دوبارہ سائنسدانوں نے توجہ شروع کی تو ان میں سے ایک کمپیوٹر کا ماہر علم غیب کے موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پہلے جو یہ تصورات تھے جہالت کے زمانے کے کہ غیب کا علم ہو ہی نہیں سکتا، اب اس کے برعکس صورت سامنے آئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کمپیوٹر میں موجودات کا تمام علم تفصیل عام تفصیل کے ساتھ ڈال دیا جائے اور کمپیوٹر ایسا ہو جو ہر باریک سے باریک چیز کو بھی اپنے علم کے دائرے میں سمیٹ لے اور صحیح نتائج اخذ کرنے کا اہل ہو تو ہر فرد بشر کی موت کی یقینی اور تفصیلی پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ ہر پتے کے گرنے کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ کوئی ایک ذرہ بھی مستقبل کا نہیں ہے جو کامل علم والے کمپیوٹر کی نظر سے بچ سکے اور اوجھل رہ سکے۔

حاضر کا علم غیب پر اور غیب کا حاضر پر منتج ہوتا ہے

پس جہاں تک زمانی شاہد اور غیب کا تعلق ہے۔ سو فیصدی قطعی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ حاضر کا علم ہی دراصل غیب کے علم پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر کے علم پر منتج ہوتا ہے۔ پس اگر انسان کو حقیقتاً اپنی بے بضاعتی کا اقرار ہے، اپنی بے بسی کا اقرار ہے۔ غیب کے بارے میں، تو اسے لازماً یہ غور کرنا ہوگا کہ شہادہ کے بارے میں بھی میں بالکل لاعلم ہوں اور میرا علم بے حقیقت ہے۔ اس غور کے نتیجے میں ایک عظیم الشان عجز کا سبق انسان کو ملتا ہے جس سے بہت بڑے روحانی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مکانی اعتبار سے بھی یہی کیفیت ہے۔ اگر مکانی اعتبار سے یہ کیفیت نہ ہوتی یعنی ایک زمانے میں جو موجودات ہیں ان پر یہ بات اطلاق نہ پاتی تو زمانی اعتبار سے بھی یہ بات غلط ثابت ہوتی لیکن اس تفصیل میں میں جانا نہیں چاہتا۔

میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہم دیکھ رہے ہیں اس میں سے کسی چیز کے متعلق ہم کامل اعتماد کے ساتھ کامل یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اسے صحیح دیکھا جیسا وہ اصلی حالت میں موجود تھی۔ اگر بینائی نہ تبدیل ہو تو مزاج کے بدلنے سے بھی چیزوں کی کنہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ہم اخذ کرتے ہیں اس کے تصور میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ موسم کے بدلنے سے تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دن رات کے بدلنے سے، روشنی کے کم یا زیادہ ہونے سے تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور اس چیز کی اندرونی کیفیات بدلنے سے بھی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اس کا اپنا درجہ حرارت کیا ہے؟ وہ اس وقت کثافت کے کس معیار پر ہے؟ بہت سے ایسے امور ہیں جن کے اوپر اگر آپ غور کریں تو سارا نظام شہادت غیر یقینی ہو جائے گا۔ چنانچہ ستاروں کو آپ دیکھیں کہ مختلف زمانوں میں، مختلف وقت میں انہی آنکھوں سے انسان نے ستاروں کا مشاہدہ کیا۔ اور اجرام فلکی کو دیکھا لیکن بالکل مختلف نتائج پیدا کئے۔ آج کے زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ظاہری آنکھ سے اسی چیز کو دیکھ رہے ہیں جس چیز کو آپ اور میں دیکھ رہے ہیں، لیکن نتیجہ مختلف اخذ کر رہے ہیں۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

ایک دفعہ، دیر کی بات ہے پندرہ بیس سال کی، چاندنی رات میں باہر گرمیوں میں ہم لیٹے ہوئے تھے، سونے کی تیاری کر رہے تھے تو بچوں نے ہماری جو مائی ہے اسے باتیں شروع کر دیں۔ بچوں کو میں چاند، سورج ستاروں وغیرہ کے متعلق چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی شکل میں سبق دے رہا تھا تو ان کو خیال آیا کہ ہمیں تو بڑا علم آ گیا ہے۔ پس مائی سے ایک بچے نے پوچھا کہ بتاؤ چاند کتنا بڑا ہوگا؟ اس نے کہا بہت بڑا ہے کہا پھر بھی بتاؤ تو سہی۔ اس نے کہا فٹ بال سے تو بڑا ہے۔ بچے ہنس پڑے، تو اس پر مائی کو خیال آیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے تو کہنے لگی کہ ٹھیک ویہڑے جڈا تے ہوئے دا۔ یعنی ہمارے گھر کا جو صحن ہے دو کنال میں کوٹھی بھی بنی ہوئی ہے اور چھوٹا سا ایک صحن ہے پچھلا، اتنا تو ہوگا۔ پھر بچوں کی ہنسی نکل گئی، تو کہتی "ٹھیک ٹھیک میں دسی آں کلا، دو کلے ضرور ہوئے گا" یعنی ایک دو ایکڑ کے برابر۔ اس سے زیادہ وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔

آپ نے بھی ایک آنکھ سے چاند کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں۔ آپ کا بھی ایک نتیجہ ہے اور سائنسدان جو خلائی امور سے واقف ہیں اور زیادہ گہری بصیرت سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اجرام فلکی کو دیکھا ہے۔ جس طرح آپ مائی کے علم پر ہنسے وہ لوگ آپ کے علم پر ہنستے ہیں اور عالم الغیب والشھادۃ ان کے علم پر مسکراتا ہوگا کہ کیسے دعوے کرتے ہیں بڑے بڑے علوم کے، حقیقت حال کا ان کو کچھ علم نہیں۔ غالب نے اپنے زمانے میں اس پر غور کیا تو ایک شعر میں اس صورت حال کو بیان کیا کہ ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

کھلا کھلا دھوکہ ہے۔ صاف نظر آ رہے ہیں۔ لیکن پھر ہیں کچھ اور وہ نہیں ہیں۔ جو ہمیں نظر آتے ہیں۔

(حضرت اقدس مسیح موعود) نے قرآن کریم کی اس سورۃ (واقعہ 76-77) کی تفسیر میں اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔)

کہ خبردار! میں ستاروں کے مواقع کی قسم کھا کر کہتا ہوں، ان کو گواہ ٹھہراتا ہوں۔ اگر تمہیں کنہ ہوتی واقفیت ہوتی ستارے چیز کیا ہیں اور ان کے مواقع کیا ہیں تو تب تم جانتے کہ یہ بہت بڑی قسم ہے بہت زبردست گواہی دی گئی ہے۔ یہ گواہی کیا ہے، یہ ایک تفصیلی مضمون ہے جس کا فی الحال میرے مضمون سے تعلق نہیں۔

میں صرف یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انسان عالم الغیب والشہادۃ کی اس صفت سے واقف ہو جائے تو کسی تکبر، کسی خود اعتمادی کا کوئی سوال نہیں رہتا کامل عجز اور کامل انکسار کے ساتھ انسان خدا کے حضور جھکنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان کامل توکل اور کامل انکسار کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکنا سیکھ جائے تو بہت سی اندرونی کمزوریاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں اور وہ روحانی شفا پانے کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنے اندر وہ انکساری پیدا کریں جس انکساری کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی وصل ہوتا ہے۔ اور باقی باتیں چھوڑیں صرف اس آیت کے مضمون پر جب میں غور کرتا ہوں تو میں اپنی زندگی کو اس آیت کے انعامات کا بے حد زیر بار پاتا ہوں۔ ساری عمر اگر صرف اسی آیت کے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے طفیل میں نے بہت سے معارف کے پھل کھائے، بہت سی غلطیوں سے، بہت سی ٹھوکروں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔

(روزنامہ الفضل 28 جون 1982ء)

حضرت مہر حامد علی صاحب اور حضرت مہر قطب الدین صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود

غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت مہر حامد علی صاحب

حضرت مہر حامد صاحب قادیان کے ارائیوں میں سے ایمان لانے والے اولین بزرگوں میں سے تھے۔ آپ کے والد کا نام محکم الدین ارائیں تھا۔ آپ نے 31/مئی 1898ء کو قبول احمدیت کی توفیق پائی آپ کے ساتھ آپ کے چچازاد بھائی حضرت میاں عبداللہ صاحب قادیانی ولد حکم الدین ارائیں نے بھی بیعت کی۔ حضرت مہر حامد علی صاحب مخلص اور شیدائی احمدی تھے۔ آپ کے حالات زندگی کے متعلق زیادہ علم نہیں صرف آپ کے آخری عمر میں بیمار ہونے اور حضرت اقدس مسیح موعود کا آپ کے گھر بغرض عیادت جانے کا ذکر تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے۔

حضرت مہر قطب الدین صاحب آپ کی بیماری کے متعلق روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب والد صاحب مرحوم ہمارے .... بارہ دن بیمار رہے ہم نے پوچھا کہ کسی کو ملنا چاہتے ہو۔ کہتے ہاں حضرت صاحب کو ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضور کو اطلاع دی گئی حضور بیس پچیس آدمیوں کے ساتھ تشریف لائے حالات دریافت کرتے رہے .... جب تیسرے دن تشریف لائے پندرہ منٹ تک پاس بیٹھے رہے اور فرمایا تم گھبراؤ نہیں جس جگہ تم جا رہے ہو ہم بھی وہیں آئیں گے، انہیں دنوں والد مرحوم فوت ہو گئے .... حضرت نے دعا خیر دی۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 6 صفحہ 64`63)

حضرت حافظ محمد امین صاحب آپ کی آخری بیماری اور وفات کے متعلق فرماتے ہیں:

'' قادیان میں ایک بزرگ حضرت حامد صاحب ارائیں .... حضرت مسیح موعود کے مخلص خادم اور شیدائی تھے چونکہ ان دنوں مہمان خانہ چھوٹا سا تھا اس لئے بعض دفعہ مہمان ان کے مکان میں بھی ٹھہر جایا کرتے تھے۔ آپ جب بیمار ہوئے تو ان کا علاج حضرت مولوی نورالدین صاحب نے کیا۔ جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے حضور اپنا آدمی بھیجا اور عرض کیا کہ حضور جب باغ میں سیر کے لئے تشریف لے جائیں تو ادھر سے ہو کر تشریف لے جائیں (حضور ان دنوں قادیان سے جانب جنوب اپنے باغ میں سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے تو بیت دارالفضل کے عقب والی سڑک سے تشریف لے جاتے تھے اور حضرت حامد صاحب کا مکان اسی سڑک پر واقع تھا) تا کہ میں بھی حضور کی زیارت سے مشرف ہوسکوں۔ چنانچہ یہ پیغام سن کر حضور سیر کے لئے ادھر چل پڑے اور آپ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کو شرف مصافحہ بخشا اور دریافت فرمایا کہ کیا تکلیف ہے اور مرض کے متعلق چند ایک اور سوالات کئے اور آخر حضور نے ان کی گھبراہٹ کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور گھبرائیں نہیں میں دعا کروں گا۔ حضور نے پھر شرف مصافحہ بخشا اور واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت حامد صاحب اسی دن دو بجے کے قریب فوت ہو گئے حضرت اقدس کو اطلاع دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ان کا جنازہ تیار کر کے مدرسہ کے صحن میں لایا جائے اور ہمیں اطلاع دی جائے ان کا جنازہ ہم خود پڑھائیں گے۔ چنانچہ جنازہ مدرسہ کے صحن میں لا کر حضور کو اطلاع دی گئی اور حضور نے تشریف لا کر خود جنازہ پڑھایا اور جنازہ پڑھوانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ یہ ہمارے پرانے اور مخلص اور جماعت کی مدد کرنے والے شخص تھے۔ ان کو عیدگاہ والے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(حیات امین ص 34`33 از قریشی عطاء الرحمٰن 1953ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب آپ کی اس شدید بیماری اور حضرت مسیح موعود کا از راہ شفقت آپ کی عیادت کے لئے جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مہر حامد قادیان کے ارائیوں میں پہلا آدمی تھا جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوا اور اب تک اس کا خاندان خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہے۔ مہر حامد علی نہایت غریب مزاج تھا .... وہ بیمار ہوا اور وہی بیماری اس کی موت کا موجب ہوئی حضرت اقدس متعدد مرتبہ اپنی جماعت مقیم قادیان کو لے کر اس کی عیادت کو تشریف لے گئے .... آپ جب جاتے تو اس سے بہت محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے اور اس کی مرض اور اس کی تکلیف وغیرہ کے متعلق بہت دیر تک دریافت فرماتے اور تسلی دیتے۔ مناسب موقعہ ادویات بھی بتاتے اور توجہ الی اللہ کی بھی ہدایت فرماتے تھے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ایک معمولی زمین دار تھا اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپ کے زمین داروں میں ہونے کی وجہ سے وہ گویا رعایا کا ایک فرد تھا۔ مگر آپ نے کبھی تفاخر اور تفوق کو پسند نہ فرمایا۔ اس کے پاس جب جاتے تھے تو اپنا ایک عزیز بھائی سمجھ کر جاتے تھے اور اس طرح پر اس سے باتیں کرتے اور اس کی مرض اور اس کے علاج کے متعلق اس قدر دلچسپی لیتے کہ دیکھنے والے صاف طور پر کہتے تھے کہ کوئی عزیزوں کی خبر گیری بھی اس طرح نہیں کرتا۔

بعض ادویات جن کی ضرورت ہوتی اور کسی جگہ سے میسر نہ ہوتیں تو خود دے دیتے۔ غرض آپ نے متعدد مرتبہ مہر حامد مرحوم کی عیادت فرمائی۔ اگرچہ مہر صاحب فوت ہو گئے مگر ان کو جو تسلی اور اطمینان اور خوشی اس امر کی تھی کہ حضرت مسیح موعود اس کی عیادت کو آتے اور خبر گیری فرماتے ہیں وہ بیان سے باہر ہے۔ بعض وقت میں دیکھتا تھا کہ سرور سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے وہ اپنے گھر کو، اپنی حیثیت کو دیکھتا اور حضرت مسیح موعود کو دیکھتا کہ آپ اپنی جماعت کو لے کر اس کی عیادت کے لئے آ رہے ہیں اور اس کو الگ اور اس کے بیوی بچوں کو جو وہاں موجود ہوتے نہایت ہی پیارے الفاظ میں تسلی اور اطمینان دلاتے اور رو بخدا رہنے کی وصیت فرماتے رہتے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر مبرم اور اجل مقدر تھی مہر حامد فوت ہو گیا آپ نے خود اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے اخلاص اور وفادارانہ تعلق کا ذکر کرتے رہے۔ اس کا خاندان احمدی تھا اس کے بڑے بیٹے میاں مہر الدین مرحوم کے ساتھ اسی محبت اور پیار سے پیش آتے جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے سے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 173-172)

قادیان میں آنے والے مہمان بعض اوقات حضرت مہر حامد صاحب کے گھر میں آ کر ٹھہرتے۔ حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود جب ابتداً میں قادیان آئے تو کافی عرصے تک حضرت مہر حامد صاحب کے گھر قیام پذیر رہے اور دینی معلومات حاصل کرتے رہے۔

(حیات امین ص 23)

حضرت مہر حامد صاحب کے تین بیٹے تھے۔ حضرت میاں مہر الدین صاحب، حضرت فیروز الدین صاحب اور حضرت مہر قطب الدین صاحب۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تینوں بیٹوں کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ پہلے دو بیٹوں کے حالات محفوظ نہیں۔ حضرت فیروز الدین صاحب نے جوانی میں ہی وفات پائی۔ حضرت مہر الدین صاحب نے 14/جولائی 1918ء کو وفات پائی وفات سے پہلے چند روز بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہے۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ آپ نے وفات سے چند دن پہلے ہی وصیت کا سارا چندہ ادا کر دیا تھا۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ 1۔ مہر جلال الدین صاحب مرحوم۔ 2۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش۔ 3۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل۔ آپ کے منجھلے بیٹے مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویشان قادیان میں سے تھے آپ 4/دسمبر 1906ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور نومبر 1929ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مدرس متعین ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں حضرت مصلح موعود کے چار فرزندان کو تعلیم دینے والے اساتذہ میں سے ایک آپ بھی تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر ہونے کے علاوہ نظارت دعوۃ الی اللہ میں بطور نائب ناظر اور ناظر تالیف و تصنیف کی خدمت کی بھی توفیق پائی۔ آپ کو تفسیر قرآن، علم حدیث، احمدیہ لٹریچر اور مذہب عیسائیت اور عقائد غیر مبائعین کے بارے میں دسترس حاصل تھی۔ احمدیہ لٹریچر میں آپ کے تصنیف کردہ رسائل سے قابل قدر اضافہ ہوا۔ 27/ستمبر 1978ء کو ایک لمبی علالت کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات پر اخبار ''البدر'' نے لکھا۔

''اس دور درویشی میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب (امیر مقامی و ناظر اعلیٰ) کے بعد ہندوستان کی جماعت احمدیہ سب سے بلند پایہ عالم دین سے محروم ہوگئی ہے۔''

(اخبار البدر 28/ستمبر 1978ء)

موجودہ ناظر دعوۃ الی اللہ قادیان مکرم محمد انعام غوری صاحب انہیں کے داماد ہیں۔

حضرت مہر قطب الدین صاحب

حضرت مہر قطب الدین صاحب حضرت مہر حامد صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ 1882ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ رجسٹر روایات میں آپ کی بیعت 1894ء کی لکھی ہے کہ سورج گرہن کے بعد تقریباً 13 سال کی عمر میں بیعت کی۔ قادیان میں اپنی زرعی زمین ہونے کی وجہ سے زمیندارہ کام کرتے تھے۔ آپ کی شادی پٹھانہ والہ نزد لاہور میں محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے تھے۔

ٹھیکیدار غلام محمد صاحب قادیانی دارالبرکات ربوہ اور مکرم رحمت اللہ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعوت

قادیان میں ایک مرتبہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دعوت طعام دی۔ حضور نے حضرت مسیح موعود سے قدیمی تعلق ہونے کی وجہ سے ازراہ شفقت دعوت قبول فرمائی۔ آپ کا گھر کچا لیکن کشادہ تھا، دیہاتی طرز زندگی تھا باہر مال مویشی بندھے تھے دیواروں پر گوبر کے اوپلے (پاتھیاں) لگی تھیں جن پر چادریں ڈال کر انہیں ڈھانک دیا گیا تا کہ ظاہر نہ ہوں اور بدبو وغیرہ نہ آئے، مال مویشی گھر سے باہر باندھ دیئے۔ کھانے میں ساگ اور مکئی کی روٹیاں تیار کیں۔ جب حضور مع چند احباب تشریف لائے تو نیچے دریاں وغیرہ بچھا کر اوپر چادریں بچھا دی گئیں اور گاؤ تکیے رکھے گئے حضور وہاں بیٹھ گئے۔ حضور نے آدھی روٹی کھائی۔ جب واپس جانے لگے تو فرمایا قطب الدین ساگ تو بہت اچھا پکا ہے مگر نمک تھوڑا زیادہ ہے۔ حضور کے جانے کے بعد آپ نے ساگ چکھا تو نمک معمول سے کافی زیادہ تھا اور ساگ کافی کڑوا تھا آپ نے بھابھی سے پوچھا تو کہنے لگیں میں نے چکھا ہی نہیں کہ کہیں حضور کو جوٹھا کھانا نہ دیا جائے۔ بہرحال حضور کا وسعت حوصلہ اور اعلیٰ ظرفی تھی کہ غلام کو شرمندہ نہ ہونے دیا۔

غیبی مدد کے سامان

1947ء میں جب ہجرت کر کے پاکستان آئے تو ابتدا میں لاہور میں ہی تھے، کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ آپ کے ساتھ آپ کے پوتے تھے جن کے والد (ٹھیکیدار غلام محمد صاحب) قادیان ہی ٹھہر گئے تھے اس وقت آپ نے ان بچوں کو بہت سہارا دیا مہاجرین کی طرح سڑکوں پر سوتے آپ ایک بوری نیچے بچھاتے اور ایک اوپر لیتے ایسی حالت میں نہایت غمزدہ تھے۔ ایک دن ایک شخص آیا اور پوچھا بابا جی آپ کیوں رو رہے ہیں آپ نے فرمایا یہاں سب رو رہے ہیں میں رویا تو کیا ہوا۔ اس نے کہا نہیں پھر بھی آپ بتائیں۔ آپ نے بتایا کہ میں قادیان کا رہنے والا ہوں وہاں میری زمین تھی، مال مویشی تھے وہاں میں ان بچوں کو کھلایا پلایا کرتا تھا اور ہر طرح کا خیال رکھتا تھا اب یہاں اتنی تنگ حالت ہے میں اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی نہیں کر پا رہا۔ اس نے کہا بابا جی آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں آپ نے فرمایا ہاں چالیس روپے ہیں۔ اس شخص نے زمین پر سے گرا ہوا کوئی کاغذ اٹھایا اور اس پر کچھ لکھ دیا اور کہا کہ وہ فلاں جگہ (جودھامل بلڈنگ کے پاس کہیں) راشن مل رہا ہے آپ بھی لے لیں۔ آپ وہاں پہنچے لوگوں کا بہت ہجوم تھا آپ بھی کھڑے ہو گئے انتظامیہ نے کہا کہ یہاں سے ذرا پیچھے ہٹ جاؤ، وہاں کھڑے ہو جاؤ (جیسا کہ رش کے موقعوں پر ہوتا ہے) آپ نے وہ کاغذ دکھایا تو وہ آپ کو اور بچوں کو ساتھ والی قطار میں لے گیا اور جہاں سے تھوڑی ہی دیر میں آپ کو پانچ روپے کا ہفتہ بھر کا راشن (چاول، گڑ، شکر وغیرہ) مل گیا جس سے گذارا چلتا رہا آخر جب لاہور چھوڑ کر آ گئے تو وہ کاغذ ایک غریب عورت کو دے آئے ...... نہ جانے وہ شخص کون تھا جو ایسے کڑے وقت میں الٰہی مدد کا ذریعہ بنا۔

ذکر حبیب

رجسٹر روایات میں آپ کی چند روایات بھی محفوظ ہیں ایک روایت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ حضرت اقدس نے بعض لوگوں کی دعوت کی۔ ہمارے مکان پر ایک سائیں رہا کرتا تھا وہ بھی کھانا کھانے گیا۔ جب اطلاع کرنے والا آیا والد صاحب نے کہا حضرت صاحب کو کہہ دینا کہ حامد کہتا تھا کہ دو آدمیوں کی روٹی زیادہ پکانا۔ کھانے سے واپسی پر سائیں کہنے لگا کہ تمام عمر توڑی (بھوسہ) سے پیٹ بھرتا رہا ہوں صرف آج کھانا کھایا ہے۔"

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 63)

مجلس شوریٰ میں بطور رفیق شمولیت

1966ء میں مجلس شوریٰ میں آپ کو بطور رفیق شمولیت کا اعزاز ملا۔ آپ کا نام رفقاء کرام قبل از 1900ء میں اس طرح شامل ہے۔

53۔ مکرم مہر قطب الدین صاحب ربوہ

(رپورٹ مجلس شوریٰ 1966ء ص 276)

مجلس انتخاب خلافت میں شمولیت

جلسہ سالانہ 1956ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اٹھنے والے ممکنہ فتنوں کے پیش نظر مجلس انتخاب خلافت بنائی جس کی آٹھویں شق یہ تھی:

8۔ تمام زندہ رفقاء کرام کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا (اس غرض کے لئے رفیق وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود کی باتیں سنی ہوں اور 1908ء میں حضور کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم بارہ سال کی ہو......)

حضرت مہر قطب الدین صاحب بھی اس شق کے مطابق ممبر تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 19 صفحہ 184)

وفات

حضرت مہر قطب الدین صاحب بہت مخلص، دعا گو اور صاحب رویا بزرگ تھے۔ آپ کی وفات مورخہ 15 / اپریل 1967ء بروز ہفتہ رات ساڑھے نو بجے بعمر 85 سال ربوہ میں ہوئی۔ مورخہ 16 / اپریل کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی نیز جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعدہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ رفقاء میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب حضرت مسیح موعود کے گزرے ہوئے رفقاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان خدا کے برگزیدوں کا میں یہاں ذکر کرتا ہوں...... جو ایمان سے لبریز تھے اور روحانیت کے عطر سے معطر تھے جنہوں نے دنیا کی لعنتوں، ملامتوں، ذلتوں، مخالفتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور پروانہ وار اڑ کر آئے اور شمع ہدایت پر قربان ہو گئے۔ اے خدا تیرے ان بندوں پر مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور زمین و آسمان کی پاکباز مخلوق کی طرف سے ہزاروں ہزار سلام ہوں......۔

(مرکز احمدیت قادیان ص 335-314)

فرخ سلمانی

لیکچر لاہور کے چند اہم مضامین

مختصر سوال و جواب کی شکل میں

یہ حضرت مسیح موعود کا ایک لیکچر ہے جو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ اس میں حضور نے دین حق، ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر دین حق کی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔ لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد نمبر 20 میں شامل ہے اور اس کے 55 صفحات ہیں۔

سوال۔ لیکچر لاہور کا عنوان کیا ہے اور کب پڑھا گیا۔

جواب۔ اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب۔ 3 / ستمبر 1904ء۔

سوال۔ مذاہب کے کثرت اختلاف کی بنیادی وجہ کیا ہے۔

جواب۔ روحانیت اور خدا ترسی کی کمی۔

سوال۔ مذہب کی اصلی غرض کیا ہے۔

جواب۔ خدا کو پہچاننا اور اس کی محبت حاصل کرنا۔

سوال۔ خواہشات دنیا کی جہنم سے نجات کس امر پر موقوف ہے۔

جواب۔ معرفت الٰہی۔

سوال۔ تمام شریعت کی روح اور احکام کی جان کیا ہے۔

جواب۔ اسلام یعنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔

سوال۔ رحمت الٰہی کی دو قسمیں کونسی ہیں۔

جواب۔ 1۔ جو بغیر عمل کے ہمیشہ سے ہے۔

2۔ جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے۔

سوال۔ علم کی تین قسمیں کیا ہیں۔

جواب۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔

سوال۔ سلسبیل کے کیا معنی ہیں۔

جواب۔ خدا کی راہ پوچھ۔

سوال۔ قرآن کریم نے دنیا کی عمر (یعنی اس آدم کے زمانہ سے) کتنی بیان فرمائی ہے۔ اور رسول اللہ کے عہد میں کتنا عرصہ گزر چکا تھا۔

جواب۔ 7 ہزار سال۔ 5 ہزار سال

سوال۔ امت محمدیہ پر آنے والے دو خوفناک زمانے کونسے ہیں۔

جواب۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد کا زمانہ۔ جالی فتنہ کا زمانہ۔

سوال۔ لیکچر لاہور میں حضور نے بیعت کنندگان کی تعداد کیا بیان فرمائی ہے۔

جواب۔ 2 لاکھ

سوال۔ مولوی غلام دستگیر قصوری صاحب نے کس کتاب میں حضور کے خلاف دعائے مباہلہ کی۔

جواب۔ فتح رحمان

سوال۔ کسی کے دعویٰ نبوت کو پرکھنے کے لئے سب سے پہلی دلیل کیا ہے۔

جواب۔ ضرورت زمانہ

سوال۔ نواب محمد علی خان مالیر کوٹلہ کا کونسا لڑکا حضور کی دعا سے شفایاب ہوا۔

جواب۔ عبدالرحیم

تا حد استطاعت قربانی کی ضرورت

✿ سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔" (مطالبات صفحہ 5)

اس ارشاد کی روشنی میں مخلصین جماعت کو چاہئے کہ تحریک جدید کی عالمگیر ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے امام کے حضور اپنا وعدہ تا حد استطاعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں تا کہ حضور کے ارشاد کے مطابق سہولت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد کی کما حقہ تعمیل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تبصرہ کتب

حیاتِ خالد

سیرۃ و سوانح حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

نام کتاب: حیاتِ خالد
مؤلف: سید یوسف سہیل شوق مرحوم
نظر ثانی: مولانا عطاء المجیب راشد
ناشر: عطاء الرحیم حامد
تاریخ اشاعت: فروری 2004ء
تعداد صفحات: 904
قیمت: 200 روپے
ملنے کا پتہ: نظارت اشاعت، شکور بھائی، الفضل برادرز

حیاتِ خالد سلسلہ احمدیہ کے ایک ایسے خادم کی سیرۃ و سوانح پر مبنی کتاب ہے جن کی ساری زندگی دین کی خدمت اور اس کی تائید کے لئے گزری۔ جن کو حضرت مصلح موعود نے خالد احمدیت کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ یہ لقب یقیناً آپ کو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے گا۔

خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری کو خلفاء احمدیہ کے قرب میں رہتے ہوئے ممتاز دینی و علمی خدمات کی توفیق ملی۔ اور خدمت کا یہ سلسلہ خدا کے فضل سے آپ کی نسل میں جاری ہے۔ آپ 14/ اپریل 1904ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین رفقاء حضرت مسیح موعود تھے قادیان سے تعلیم حاصل کی۔ مولوی فاضل کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے۔ آغاز نوجوانی میں ہی مناظروں کا سلسلہ شروع کیا اور سینکڑوں کامیاب مناظرے کرنے کی توفیق ملی۔ 1931ء سے 1936ء تک بلاد عربیہ میں دینی و تربیتی خدمات کے لئے بھجوائے گئے۔ 1942ء میں رسالہ فرقان قادیان سے نکالا۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ آپ کی چھوٹی بڑی تصنیفات کی تعداد ایک سو بتی ہے۔ مجلس انصاراللہ کے نائب صدر، ممبر مجلس افتاء، ممبر مجلس وقف جدید اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن (وقف عارضی) بھی رہے۔ جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ میں ہر سال تقریر کا موقع ملتا رہا۔ 1974ء میں قومی اسمبلی میں جانے والے وفد میں شامل تھے۔ 30/مئی 1977ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پائی۔

زیر تبصرہ کتاب جو خوبصورت جلد اور اعلیٰ سفید کاغذ پر طبع ہوئی ہے اور تصاویر سے مزین ہو کر منظر عام پر آئی ہے اس کتاب کے مؤلف سید یوسف سہیل شوق مرحوم سابق نائب ایڈیٹر الفضل ہیں۔ اس تالیف کی نظر ثانی اور اضافے خالد احمدیت کے فرزند ارجمند محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے کئے ہیں۔ اور احباب کے لئے کتابی صورت میں پیش کرنے کی توفیق محترم مولانا موصوف کو ملی ہے۔ یہ ضخیم کتاب سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ابواب کی ترتیب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی تحریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی سیرت کے بارہ میں بھی کتاب کی زینت ہے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات بھی خالدِ احمدیت کے بارہ میں درج کئے گئے ہیں۔

کتاب میں موجود سولہ ابواب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے ابتدائی خاندانی حالات، بچپن و تعلیم، اساتذہ، مناظرات، بلاد عربیہ میں دعوت دین، ممالک بیرون کے اسفار، قومی اسمبلی میں احمدیہ وفد کے ممبر، ماہنامہ الفرقان، آپ کی تصنیفات و قلمی خدمات، دینی خدمات، ذاتی حالات اور سیرت کے واقعات پر مشتمل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کتاب کے لئے اپنی مبارک تحریر میں فرماتے ہیں: ''مجھے امید ہے کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی سیرت و سوانح پڑھنے والا ہر شخص ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے والا ہوگا اور ان کی نسل کے ایمان، اخلاص اور وفا کے بڑھنے کے لئے بھی دعا کرے گا۔'' (ص 10)

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی ساری زندگی خدمت احمدیت میں بسر ہوئی آپ نے ہمارے لئے خدمت و فدائیت کی روشن مثال قائم کی جو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ خدمات کے اس سلسلہ کو آگے جاری رکھنا ہی اس کتاب کی اشاعت کا اصل مقصد ہے اللہ تعالیٰ یہ کوشش قبول فرمائے اور اس کے مفید نتائج نکالے۔ آمین۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

تھکاوٹ

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

''محنت کش کسانوں اور مزدوروں کی جسمانی تھکاوٹ اور درد کو دور کرنے کے لئے بیلس بہترین دوا ہے۔ لمبے عرصہ کی مسلسل محنت سے جوڑ جواب دے جائیں تو بیلس دینے سے فائدہ ہوتا ہے''۔

(صفحہ: 143)

البانیہ

سرکاری نام: جمہوریہ البانیہ ری پبلیکا ای شقیپرائز (Republic of Albania)

وجہ تسمیہ: مقامی زبان میں البانیہ کے معنی ہیں ''عقابوں کی سرزمین''

محل وقوع: جنوب مشرقی یورپ

حدود اربعہ: اس کے شمال میں یوگوسلاویہ۔ مشرق میں مقدونیہ۔ جنوب میں یونان اور مغرب میں بحیرہ ایڈریاٹک واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال: البانیہ جزیرہ نما بلقان کا سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس کی شمال سے جنوب لمبائی 345 کلومیٹر (215 میل) اور مشرق سے مغرب چوڑائی 145 کلومیٹر (90 میل) ہے۔ ملک کا تین چوتھائی حصہ پہاڑی ہے جبکہ جنوب مغربی حصہ سمندر سے ملحق ہے۔ مغربی حصے میں میدانی علاقے ہیں۔ ایک تنگ مرتفع پٹی مرکز میں پھیلی ہے جہاں بلند پہاڑ اور ساحلی پست علاقے آپس میں ملتے ہیں۔ مقدونیہ کی سرحد کے قریب دو جھلیں اوھرڈ اور پریسپا واقع ہیں۔ البانیہ میں خوبصورت جنگلات کی بہتات ہے۔ ڈرین، شکومی اور مات ملک کے بڑے دریا ہیں۔ ساحل 362 کلومیٹر (225 میل)

رقبہ: 28,748 مربع کلومیٹر (11,00 مربع میل)

آبادی: 35 لاکھ 25 ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت: تیرانہ Tirane (3 لاکھ)

بلند ترین مقام: ماؤنٹ تورب (2763 میٹر)

بڑے شہر: درلیس۔ شکودر۔ الباسن۔ وری۔ جیرو کاسٹر۔ پولیکان۔ سارانڈا۔ ڈیلوینا۔ جمارا۔ بیرط۔ کوکوا۔ سکراپاری۔ شرجان

سرکاری زبان: البانوی (یونانی۔ ٹاسک)

مذاہب: اسلام 70 فیصد۔ عیسائی 30 فیصد

اہم نسلی گروپ: البانوی 90 فیصد (یونانی نسل گیگ۔ ٹوسک) باقی یورپی و دیگر

یوم آزادی: 28 نومبر 1912ء

رکنیت اقوام متحدہ: 14 دسمبر 1955ء

کرنسی یونٹ: لیک LEK=100 قطار (البانین سٹیٹ بینک 1945ء)

انتظامی تقسیم: 26 ضلعے (3315 بلدیات)

موسم: گرم و مرطوب رہتا ہے۔ موسم سرما میں بارشیں اور برفباری خوب ہوتی ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 54 ہے۔

اہم زرعی پیداوار: مکئی۔ گندم۔ کپاس۔ آلو۔ تمباکو۔ پھل و سبزیاں۔ زیتون۔ غلہ۔ لکڑی۔ (مویشی۔ بھیڑ بکریاں)

اہم صنعتیں: سیمنٹ۔ ٹیکسٹائل۔ فوڈ پروسیسنگ۔ دھاتی سامان۔ کیمیائی اشیاء۔ کھاد۔ بیئر۔ سگریٹ۔ ماہی گیری

اہم معدنیات: کرومیم۔ کوئلہ۔ تیل۔ قدرتی گیس۔ تانبا۔ نکل۔ تارکول۔ لوہا کرومائٹ

مواصلات: تیرانہ میں ریناس انٹرنیشنل ایئر پورٹ۔ درلیس۔ ولونا۔ سارانڈا تین بڑی بندرگاہیں۔

جنگ خلیج

جولائی 1990ء میں کویت اور عراق کے مابین تیل کی چوری اور سرحدوں پر فوجی تنصیبات کی بابت تنازعہ پیدا ہوا۔ عراق نے کویت پر الزام لگایا کہ کویت نے عراق کا 2.4 بلین ڈالر کا تیل چوری کر لیا ہے اور پھر عراق کے صدر صدام حسین نے 2 اگست 1990ء کو تمام بین الاقوامی قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے قرارداد نمبر 678 کے تحت عراق کو الٹی میٹم دیا کہ اگر 15 جنوری 1991ء تک عراقی افواج کی واپسی عمل میں نہ لائی گئی تو عراق کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔ 15 جنوری 1991ء تک عراق نے فوجیں واپس نہ بلائیں تو 16 جنوری کی درمیانی شب امریکا، برطانیہ اور فرانس کی سربراہی میں 30 اتحادی ممالک کی افواج نے عراق کے خلاف کارروائی کی جس کا نام انہوں نے آپریشن ڈیزرٹ اسٹارم رکھا۔ اس جنگ میں تقریباً دو لاکھ عراقی افواج اور دوسری جانب سے سوا پانچ لاکھ اتحادی افواج نے حصہ لیا۔ جس میں ساڑھے تین لاکھ امریکی فوجی تھے۔ اس جنگ کے کل اخراجات 117 ارب ڈالر سے زائد تھے۔ اتحادیوں کے اس جنگ میں 61 ارب ڈالر صرف ہوئے جس میں صرف 7 ارب ڈالر امریکا نے جب کہ بقیہ 54 ارب ڈالر باقی اتحادی ممالک نے ادا کیے۔ یہ جنگ 26 فروری کو عراق کی جانب سے کویت خالی کرنے کے بعد ختم ہوئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں عراق پر اتحادیوں کی جانب سے سخت پابندیاں عائد کی گئیں

اس جنگ میں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے۔ اربوں روپے کی املاک تباہ ہوئیں اور مختلف پابندیوں کے باعث لاکھوں عراقی بچے، بوڑھے اور جوان جنگ کے بعد بھی لقمہ اجل بنے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35999 میں عبدالعزیز ولد صلاح محمد قوم میر پیشہ فارغ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالفتوح شرقی ربوہ مالیتی -/1050000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالعزیز ولد صلاح محمد دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 32683 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام اسلام ولد حشمت علی دارالفتوح شرقی ربوہ

مسل نمبر 36000 میں حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری کرامت اللہ باجوہ صاحب قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والدین زرعی اراضی رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چندر کے منگولے ضلع نارووال مالیتی -/300000 روپے۔ ترکہ خاوند محترم زرعی اراضی رقبہ 5 کنال واقع گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/93000 روپے۔ ترکہ خاوند محترم رہائشی مکان واقع گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کا 1/8 حصہ مالیتی -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزن 5 تولے مالیتی -/63000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری کرامت اللہ باجوہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد نواز باجوہ ولد کرامت اللہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خان فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 36001 میں مصطفیٰ احمد منور ولد صدیق احمد منور قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مصطفیٰ احمد منور ولد صدیق احمد منور فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 ادریس احمد ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400

مسل نمبر 36002 میں منیب احمد ادریس ولد پروفیسر ادریس احمد قوم گل گوندرے پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیب احمد ادریس ولد پروفیسر ادریس احمد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 پروفیسر ادریس احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ کلر کہار چکوال لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 10 مارچ 2004ء کو خاکسار کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائلہ تحمیدہ عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت قاضی محمد عبداللہ کے خاندان میں سے ہے اور مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم عبدالحمید صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرۃ العین بنائے۔ دین و دنیا میں اعلیٰ ترین ترقیات سے نوازے اور اپنے عباد میں داخل فرمائے۔ (آمین)

نکاح

مکرم منصور احمد جاوید صاحب چٹھہ مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے اور بھانجی مکرم وقاص احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب آف بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد سندھ اور مکرمہ ریحانہ جمیل صاحبہ بنت مکرم محمد جمیل صاحب آف اوزنگن جرمنی کا نکاح مبلغ پانچ ہزار یورو حق مہر پر مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 27 فروری 2004ء کو بیت الذکر بشیر آباد اسٹیٹ میں پڑھا۔ لڑکا مکرم چوہدری فضل احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری ولائیت محمد طاہر صاحب چٹھہ (مرحوم) واقف زندگی آف دارالعلوم غربی ثناء کا نواسہ ہے۔ اسی طرح لڑکی مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (مرحوم) آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین سندھ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ رضیہ جاوید صاحبہ آف فرینکفرٹ جرمنی حال دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میرے خاوند مکرم راجہ غلام مرتضیٰ جاوید صاحب ابن مکرم راجہ محمد سعید کلیم صاحب لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 12/ مارچ بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے ہیں۔ مورخہ 14 مارچ کو آپ کا جسد خاکی ربوہ پہنچا۔ اور اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کرائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

ولادت

مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ (ر) حال نزیل نیو جرسی امریکہ لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر میر شریف احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سنٹرل جرسی اور مکرمہ نیرہ مرزا صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2 مارچ 2004ء بروز منگل بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام علینہ میر احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ خاکسار اور امۃ المنان قمر صاحبہ کی پوتی اور مکرم مرزا خلیل احمد صاحب ڈائریکٹر مارکیٹنگ شیزان انٹرنیشنل کی نواسی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی عمر سے نوازے، نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ امرجنگ سائنسز (FAST) نے پی ایچ ڈی کمپیوٹر سائنس، ایم ایس کمپیوٹر سائنس اور ایم ایس سافٹ ویئر پروجیکٹ مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔اپریل ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 18 مارچ 2004ء

انٹرنیشنل سنٹر فار کیمیکل سائنسز (H.E.J) ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل/پی ایچ ڈی درج ذیل پروگرامز میں آفر کیا ہے۔

Organic Chemistry` Bio` Che
Food Che` Environmental Che
Plant Bio Technology.

تحریری داخلہ ٹیسٹ مورخہ 12۔اپریل 2004ء کو ہوگا۔ مورخہ 13۔اپریل کو زبانی انٹرویو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 10 مارچ 2004ء۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

فضل عمر ہسپتال کا شعبہ ڈینٹل سرجری

یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بالعموم احباب کو علاج دنداں کے حوالہ سے علم نہیں کہ فضل عمر ہسپتال میں کیا سہولتیں موجود ہیں۔ مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولت موجود ہے:۔

1۔ Oral Hygiene Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کے لئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

2۔ Medication: منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

3۔ Scaling: آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی

4۔ Filling دانتوں کی بھرائی۔ یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی، مرض کی نوعیت کے مطابق۔ دانتوں کی ہر قسم کی Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔

5۔ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

6۔ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

7۔ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

8۔ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

Tel:-213970-211373-213909-212659

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

صدر مشرف تعاون کررہے ہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ صدر مشرف ایٹمی عدم پھیلاؤ میں تعاون کر رہے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے قبائلی علاقوں میں القاعدہ کے خلاف شروع کئے گئے فوجی اپریشن کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

پٹرول اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں کمی

پٹرول کی قیمت میں 5 پیسے فی لیٹر کی کمی کی گئی ہے اب پٹرول 34.75 روپے فی لیٹر دستیاب ہوگا۔ لائٹ ڈیزل 16 پیسے کی کمی کے بعد 19.75 روپے اور مٹی کا تیل 42 پیسے فی لیٹر سستا ہونے کے بعد 21.98 روپے میں دستیاب ہوگا۔ ایچ او بی سی کی قیمت میں 23 پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔

وانا میں آپریشن

وانا میں جاری آپریشن کے دوران 2 چیچن باشندے فورسز کا گھیراؤ توڑ کر فرار ہونے کی کوشش میں گولیوں کا نشانہ بن کر ہلاک ہو گئے۔ گرفتار 100 دہشت گردوں سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ وانا آپریشن کامیابی سے جاری رہے گا۔ سرحد کے وزیر قانون کا کہنا ہے کہ وانا آپریشن جاری رہا تو جنگ شہروں تک پھیل جائے گی۔

دہشت گردی کے واقعات کی کڑیاں

وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ ملک بھر میں دہشت گردی کے واقعات کی کڑیاں وانا سے ملتی ہیں۔

بھارتی اعتراض مسترد

پاکستان نے امریکہ کی جانب سے پاکستان کو نان نیٹو اتحادی قرار دیئے جانے کے خلاف بھارتی اعتراض مسترد کر دیا ہے۔

عراق سے سپینش افواج بلانے کا فیصلہ

سپین کے نومنتخب وزیراعظم جوزے لوئیس روڈ ریگز نے کہا ہے کہ عراق سے سپینش افواج واپسی کا فیصلہ تبھی بدلے گا اگر اقوام متحدہ عراق میں کردار ادا کرے۔

طاہر کلینک بند رہے گا

مورخہ 25 تا 28 مارچ 2004ء طاہر ہومیو پیتھک کلینک بند رہے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

کوفی عنان کے لئے سب سے بڑا اعزاز

تحروب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے یورپ کا انسانی حقوق کا سب سے بڑا اعزاز ”تحروب“ حاصل کر لیا۔ سی این این کے مطابق یہ اعزاز مرحوم سویت منحرف آندرے تحروب سے منسوب ہے۔ جو ہر سال انسانی حقوق اور جمہوریت کا دفاع کرنے والوں کو دیا جاتا ہے“۔

نیپال میں 500 باغی ہلاک

نیپال کی سرکاری فوجوں نے 500 باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ چھاپہ ماروں نے جیل توڑ کر قیدی رہا کرالئے۔

زمینی رقبے پر مشتمل ممالک جن کا کوئی ساحل نہیں

ممالک	رقبہ (مربع کلومیٹر میں)
1۔ قازقستان	27 لاکھ 17 ہزار 300
2۔ منگولیا	15 لاکھ 66 ہزار 500
3۔ چاڈ	12 لاکھ 84 ہزار
4۔ نائجر	12 لاکھ 67 ہزار
5۔ مالی	12 لاکھ 40 ہزار 192
6۔ ایتھوپیا	11 لاکھ 4 ہزار 300
7۔ بولیویا	10 لاکھ 98 ہزار 581
8۔ زمبیا	7 لاکھ 52 ہزار 618
9۔ افغانستان	6 لاکھ 52 ہزار 90
10۔ وسطی افریقہ جمہوریہ	6 لاکھ 22 ہزار 984

خادمہ کی ضرورت

بزرگ معمر خاتون کے لئے جزوقتی خادمہ کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لئے خاکسار سے رابطہ کریں۔

ڈاکٹر مرزا مبشر احمد بیت الاحسان دارالصدر ربوہ

ربوہ میں ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کی کو پورا کر سکے گا۔

(الفضل 19 مارچ 1996ء)

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:-04524-212434, Fax: 213966

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے
شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
کمپیوٹر گرافکس کورس | چائنا پینٹنگ کورس
فائن آرٹس کی کلاسز | کمپوزنگ کورس | فون نمبر: 212088

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کا ہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

Hamid Ali Khan
Proprietor
AL-FIRDOUS GARMENTS
Deals in: Shirts, Dress Shirts, Dress Pents, Jeans & All kinds of Children Garments
35-New Anarkali, Lahore. Tel:7324448

سی پی ایل نمبر 29

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379